قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أربعون حديثا في الدعوات والأذكار

22

سلسلة اربعینات الحدیث النبوی

اربعینِ دعوات و اذکار



تالیف:

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز-لاہور

قال رسول الله ﷺ:
نَضَّرَ اللهُ اِمرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

22
سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثًا
في الدَّعوات والاذكار

اربعینِ دعوات و اذکار

تالیف:
ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور
www.assunnah.live

نام کتاب: اربعینِ دعواتؒ و اذکار

تالیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔'' [الجمعة : 2]

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهۡدِیۡۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ یَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِیۡنَ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ

خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھیٰ . [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ...﴾ الآية))

"جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔" [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔"

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم "یومِ عید" بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ... الآية﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

---

[1] فتح القدير :488/1.

[2] صحيح بخارى، كتاب التفسير، رقم :4612.

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جوان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّی وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدَبُ اللّٰهِ الَّذِي أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ" [1]

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63.

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشادِ نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ . .)) ❶

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ . . .))

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ .'' ❷

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

---

❶ سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث :2668، عن زيد بن ثابت .

❷ شرف أصحاب الحديث، ص : 27 .

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ . " [1]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جھودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا .)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں "فِىْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں اور

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: 31.

[2] العلل المتناهية: 111/1۔ المقاصد الحسنة: 411.

ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابو نعیم (م 430ھ)، حافظ ابو بکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابو اسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابو عبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابو القاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے ”اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ“ حافظ عفیف الدین ابو الفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے ”أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ“، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے ”أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص: 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي: 271/2، برقم: 1727.

الْأَعْـمَـالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَربَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّة"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَربَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَربَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰی لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِی صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِيْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِی الدَّعْوَاتِ وَالْاَذْكَارِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

پہلا حصہ

دعا کے آداب و شرائط

اور

ذکرِ الٰہی کے فضائل

دعا کے آداب و شرائط

دعا کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ درجِ ذیل آداب و شرائط کو مدنظر رکھ کر ان کی پوری پابندی کریں:

1: پہلی شرط یہ ہے کہ ایمانِ کامل کے ساتھ ہی ساتھ اخلاص بھی ضروری ہے۔

2: دوسری شرط یہ ہے کہ کھانا، پینا، پہننا حلال اور پاکیزہ کمائی سے ہو۔

3: تیسری شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والا جھوٹ اور دیگر کبائر سے اجتناب کرے۔

آدابِ دعا:

آداب دعا میں سے یہ ہے کہ

1: تضرع انکساری، خصوع وخضوع سے دعا کرے۔

2: دعاؤں میں اپنے گناہوں کا اقرار کیجیے۔

3: اپنے نیک کاموں کا واسطہ دے کر دعا کرو۔

4: دعا سے پہلے وضو کرنا مستحب عمل ہے اور وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھے۔

5: دعا کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کیجیے۔

6: دعا کرنے سے قبل اللہ کی حمد و ثنا کیجیے۔

7: دونوں ہاتھ کشادہ کر کے اٹھا کر دعا کیجیے۔

8: دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی چہرے کے سامنے کر کے دعا مانگیں۔

9: دعا سے فراغت کے بعد دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا چاہیے۔

10: اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ دعا کیجیے۔

11: دعا و استغفار تین تین مرتبہ کرو۔

12: دعا میں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔

13: کسی گناہ اور قطع رحمی دعا نہ کیجیے۔

14: دعا کرنے والے کو چاہیے کہ اپنے لیے دعا کرے تو مخصوص نہ کرے۔

15: تمام حاجتوں کو اللہ ہی سے مانگو۔

16: امر محال کی دعا مت کیجیے۔

17: دعا میں بے جا تکلفات سے بچنا چاہیے۔

18: دعا کو ''آمین'' حمد اور درود پر ختم کرنا چاہیے۔

قبولیت دعا کے اوقات:

یوں تو اللہ تعالیٰ ہر وقت سنتا اور اپنے بندوں کی حفاظت اور خبر گیری کرتا رہتا ہے، وہ کبھی بھی غافل نہیں اس کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ مگر اپنے فضل و کرم سے اپنی عبادت و مناجات کے خاص وقت مقرر کر دیئے ہیں، اُن اوقات میں دعائیں بہت جلد مقبول ہوتی ہیں، وہ اوقات درجِ ذیل ہیں:

1: ہر رات کا آخری حصہ، اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر رات کی نصف رات اور ثلث اوّل کی بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

2: جمعہ کی رات۔

3: جمعہ کے دن میں بھی ایک ایسی گھڑی ہے جس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

4: شب قدر، اس کی قرآن و حدیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔

5: اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

6: اذان و اقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔

7: جہاد فی سبیل اللہ میں صف بندی کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

8: فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔

9: سجدے کی حالت میں دعا قبول ہوتی ہے۔

10: قرآن مجید کی تلاوت اور ختم قرآن مجید کے وقت دعا مقبول ہوتی ہے۔

11: عرفہ کے دن ذوالحجہ کی نویں تاریخ کو دعا قبول ہوتی ہے۔

12: ماہِ رمضان میں اور روزہ افطار کرتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

13: بارش کے وقت بارش میں کھڑے ہو کر دعا مانگنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔

14: زمزم پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

15: مرغ کی اذان کے وقت۔

مقاماتِ قبولیت:

جن جن مقامات پر دعا مقبول ہوتی ہے، وہ مقامات یہ ہیں:

1: بیت اللہ شریف۔

2: مسجد نبوی ﷺ۔

3: بیت المقدس۔

4: رکن مقام ابراہیم کے درمیان۔

5: بیت اللہ شریف کے اندرونی حصہ میں۔

6: صفا و مروہ پہاڑی پر۔

7: جہاں سعی کی جاتی ہے۔

8: مقام ابراہیم کے پیچھے۔

9: میدانِ عرفات میں۔

10: مشعر الحرام، مزدلفہ۔

11: دونوں جمروں کے پاس یعنی جمرۂ صغریٰ، جمرۂ وسطیٰ کے پاس کنکریاں مارنے کے بعد۔

کن کن لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے؟

جن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

1: مظلوم۔

2: مسافر۔

3: باپ کی دعا (اولاد کے حق میں)۔

4: فرمانبردار اولاد کی دعا اپنے ماں باپ کے حق میں۔

5: روزہ دار کی دعا۔

6: امامِ عادل، منصف بادشاہ کی۔

7: مسلمان اپنے غائب مسلمان بھائی کے لیے جو دعا کرے وہ دعا قبول ہوتی ہے۔

8: گناہوں سے سچی توبہ کرنے والے کی۔

9: رات کو جاگنے والا اگر وردِ توحید کرے تو اس کی دعا بھی قبول ہوتی ہے۔

10: حاجی جب تک اپنے گھر واپس نہ آ جائے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

ذکر الٰہی کے فضائل و فوائد

فضائل:

ذکر الٰہی تمام عبادتوں کا حصہ ہے۔ بندہ کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اپنے آقا و مالک کی یاد میں لگا رہے کیونکہ وہ اسی لیے پیدا کیا گیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝٥٦﴾ (الذاریات: 56)

''اور ہم نے جن و انسان کو اپنی عبادت ہی کے لیے تخلیق کیا ہے۔''

ذکر الٰہی سب سے بڑی چیز ہے:

﴿وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ﴾ (العنکبوت: 45)

''اور یادالٰہی تو سب سے بڑی چیز ہے۔''

ذکر الٰہی کی وجہ سے دل صاف ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ وَ صَقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ .)) [1]

''ہر چیز کو جلا دینے والی ہوتی ہے اور دلوں کو جلا چمکانے والی چیز یادالٰہی ہے۔''

ذکر الٰہی سے دل میں سکون وطمانیت پیدا ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴾ (الرعد : 28)

''خبردار! اللہ کی یاد کرنے کی وجہ سے دل مطمئن ہو جاتا ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے حدیث قدسی میں فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَ اَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَ اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَإٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِّنْهُ .)) [2]

''میں اپنے بندے کے گمان کے موافق ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ رہتا ہوں اگر اس نے مجھے اپنے دل میں یاد کیا تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اگر اس نے مجھے کسی جماعت میں یا کیا تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کو یاد کرتا ہوں۔''

نبی کریم ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ کون سا مال افضل ہے جس کا ہم ذخیرہ بنائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَ قَلْبٌ شَاكِرٌ، وَ زَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ .)) [3]

---

[1] الترغیب و الترهیب:396/2، المشکاة:706/2.

[2] صحیح بخاری، کتاب التوحید، رقم:7305، صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، رقم:2675، سنن ترمذی، ابواب الدعوات، رقم:3603.

[3] سنن ترمذی، ابواب التفسیر، رقم: 3094، سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، رقم: 1856، مسند أحمد:278/5۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

”سب سے بہتر یادِ الٰہی کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور مومنہ نیک بیوی ہے۔“

فوائد الذکر:

نواب صدیق حسن خان قنوجی رحمہ اللہ نے ذکر الٰہی کے 66 فوائد ذکر کیے ہیں، ہم انہیں مختصر طور پر درج کرتے ہیں:

1: شیطان لعین، ذاکر سے دور بھاگتا ہے۔

2: رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے۔

3: دل غم و فکر سے پاک ہو جاتا ہے۔

4: دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔

5: ذکر قلبی و بدنی قوت کا باعث ہوتا ہے۔

6: چہرے اور دل کے نور کا باعث ہے۔

7: کشائشِ رزق کا باعث ہے۔

8: ذکر بارُعب اور پر جلال بناتا ہے، مزاج میں تر و تازگی حاصل ہوتی ہے۔

9: حب الٰہی پیدا کرتا ہے اور نجات و سعادت کا ذریعہ ہے۔

10: ذکر کرنے والے میں انابت الٰہی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

11: قربت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔

12: معرفت الٰہی کا سبب ہے۔

13: اس سے اللہ کا جلال اور ہیبت پیدا ہوتی ہے۔

14: ذکر کرنے والے کو اللہ اپنی یاد میں رکھتا ہے۔

15: کھانے پینے سے بے نیازی پیدا ہوتی ہے کیونکہ ذکر دل کی خوراک ہے۔

16: دل میل کچیل سے پاک ہو جاتا ہے۔

17: ذکر گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

18: ذکر سے وحشت دور ہو جاتی ہے۔

19: ذکر عذابِ الٰہی سے نجات کا سبب ہے۔

20: ذکر برائیوں سے بچاتا ہے۔

21: مجالس ذکر مجالس ملائکہ ہیں۔

22: ذاکر باسعادت ہوتا ہے۔

23: خلوت میں دورانِ ذکر رونا روزِ قیامت سایۂ عرش میں جگہ پانے کا باعث ہے۔

24: ذکر، آسان ترین عبادت ہے، جو حرکتِ خفیف سے ادا ہو جاتی ہے۔

25: یہ غراس الجنۃ (جنت کی گھنٹی) ہے۔

26: ذکر کرنے والے کو فضائل عطا ہوتے ہیں۔

27: ذکر مرض نسیان سے بچاتا ہے۔

28: ذکر، دنیا، قبر اور معاد میں نور کا باعث ہے۔

29: قلبی فاقہ اور انسانی حاجات کو ذکر ہی دُور کر سکتا ہے۔

30: ذکر سے غم آہستہ آہستہ ساقط ہو جاتے ہیں۔

31: ذکر سے اللہ تعالیٰ کی معیت خاصہ حاصل ہوتی ہے۔

32: ذکر انفاق فی سبیل اللہ کے برابر درجہ رکھتا ہے۔

33: ذکر ہی حقیقی شکر ہے۔

34: ذاکر اور متقی ہی اللہ کے ہاں بہترین ہیں۔

35: ذکر میں ہمیشگی اختیار کرنی چاہیے۔

36: ذکر سختی دل کا خاتمہ کرتا ہے۔

37: ذکر قلبی شفا کا باعث ہے۔

38: ذکر موجبِ رحمت الٰہی اور موجب دعاءِ ملائکہ ہے۔

39: مجالس ذکر سکونت جنت کا باعث ہیں۔

40: کثرت سے ذکر کرنے والا جنت میں داخل ہوگا۔

41: ذکر الٰہی افضل العمل ہے۔

42: ذکر الٰہی اطاعت الٰہی میں معاون ثابت ہوگا۔

43: ذکر الٰہی مشکلات کو آسان کر دیتا ہے۔

44: اللہ تعالیٰ صَدَقَ عَبْدِیْ کہہ کر ذاکر کی تصدیق فرماتا ہے۔

45: ذکر سے ذاکر کے لیے جنت میں گھر تعمیر ہوتے ہیں۔

46: فرشتے ذاکر کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

47: ذکر جہنم کے درمیان رکاوٹ ہے۔

48: پہاڑ اور میدان ذاکر پر فخر کرتے ہیں۔

49: کثرت ذکر الٰہی نفاق سے پناہ کا باعث ہے۔

50: ذکر سے چہرے پر تروتازگی آجاتی ہے اور آخرت میں نورانیت حاصل ہوگی۔

51: ذاکر کے لیے قبلہ رو ہونا بہتر ہے۔ [1]

[1] نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ کی خدمات حدیث، از عتیق امجد، ص: 217-220 ملخصًا بتعدیل.

دوسرا حصہ

چالیس دعائیں

اور اذکار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

دعائے اسمِ اعظم

حدیث:1

((عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى .)) [1]

''حضرت بریدۃ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ کہہ کر اللہ سے دعا کرتے ہوئے سنا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ" ''اے اللہ! میں تجھ سے اپنی اس ایمانی گواہی اور شہادت کا واسطہ دے کے مانگ رہا ہوں کہ تو میرا ایسا اللہ ہے کہ تیرے بغیر نہ کوئی عبادت کے لائق ہے اور نہ کوئی اطاعت اور حاجت روائی کے لائق ہے۔ جو ایک ہے اور اکیلا ہے ساری کائنات جس کی محتاج ہے لیکن وہ کسی کا محتاج نہیں ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی دوسرا اس جیسا یا اس کی

[1] سنن الترمذی، أبواب الدعوات، رقم:3475۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

برابری کرنے والا ہوا ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔''

تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک اس بندے نے اللہ تعالیٰ سے اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر مانگا ہے کہ جس اسم اعظم کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے جو مانگا جائے وہ ملتا ہے۔''

سیّد الاستغفار

حدیث 2:

((وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: سَيِّدُ الاسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ: "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ." قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ، وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.)) [1]

''اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ سے معافی مانگنے کے جتنے بھی کلمات ہیں ان سب کی سردار یہ دعا ہے، اسے پڑھا کرو: "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ." ''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے اور تیرے علاوہ میرے لیے عبادت،

[1] صحيح البخاری، كتاب الدعوات، رقم:6306.

اطاعت اور حاجت روائی کے لائق اور کوئی نہیں ہے۔ اے اللہ! تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں صرف تیرا ہی بندہ ہوں اور میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے ساتھ کیے ہوئے ربوبیت اور عبودیت کے وعدے پر بھی قائم ہوں لیکن اس کے باوجود اے اللہ مجھ سے بہت سے گناہ ہوگئے ہیں میں ان کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میں اس بات کا بھی اعتراف کرتا ہوں کہ تو نے مجھے بے بہا نعمتوں سے نوازا اور میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ پھر بھی مجھ سے تیری بہت زیادہ نافرمانیاں ہوگئی ہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی کا طلبگار ہوں اور مجھ کو معاف فرما دے کیونکہ اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا تو پھر اور کوئی ایسا در نہیں ہے کہ جہاں سے مجھے گناہوں کی معافی مل سکے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس دعا میں مذکورہ عقائد پر مکمل یقین رکھتے ہوئے اس دعا کو دن کے وقت پڑھا اور اسی دن میں وہ رات سے پہلے پہلے فوت ہوگیا تو وہ جنت میں جائے گا اور جس نے اس دعا میں مذکورہ عقائد پر مکمل یقین رکھتے ہوئے اس دعا کو رات کے وقت پڑھا اور اسی رات میں وہ صبح ہونے سے پہلے پہلے فوت ہوگیا۔ تو وہ جنتیوں میں شامل ہوجائے گا۔''

وہ چیزیں جو رسول اللہ ﷺ اپنے اللہ سے مانگا کرتے تھے

حدیث: 3

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنٰى.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم:6904.

تھے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْاَلُکَ الْھُدٰی، وَالتُّقٰی، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنٰی" "اے اللہ تعالیٰ! مجھے ہر اچھا کام کرنے کی رہنمائی اور توفیق عطا فرما دے۔ اور ہر وہ کام جو تجھے اچھا لگتا ہے اسے کرنے کی توفیق عطا فرما، اور ہر وہ کام جو تجھے برا لگتا ہے اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ اور مجھے ایسی حالت میں رکھ کہ جس سے میری پاکدامنی اور خود داری کا بھرم قائم رہے۔ اور مجھے اپنے علاوہ ہر ایک کی محتاجی سے بے نیاز کر دے۔"

حدیث: 4

((وَعَنْ أَبِی مَالِكٍ عَنْ اَبِیهِ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! کَیْفَ اَقُولُ حِینَ اَسْاَلُ رَبِّی؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَعَافِنِی وَارْزُقْنِی. قَالَ ﷺ: هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْیَاكَ وَآخِرَتَكَ.)) [1]

"اور حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ کے والد نے ایک صحابی کو رسول اللہ ﷺ سے یہ پوچھتے ہوئے سنا: اے رسول اللہ! میں جب اپنے رب سے کچھ مانگوں تو اسے کیا کہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے اللہ سے مانگنے کے لیے یہ کہا کرو: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَعَافِنِی وَارْزُقْنِی." "اے اللہ! تو میرے سارے گناہ معاف فرما دے۔ اور مجھ پہ اپنی بے پناہ رحمتیں فرما دے۔ اور مجھے ہر شر، بیماری اور مصیبت سے محفوظ فرما لے اور مجھے رزق حلال وافر عطا فرما دے۔" رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دعا میں تیری دنیا اور آخرت کی ضروری ساری چیزیں جمع ہوگئی ہیں۔"

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم:2696.

حدیث:5

((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ'' ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں ہر وہ چیز عطا کر جس میں ہمارے لیے بھلائی ہے اور آخرت میں بھی ہمیں بھلائی والی چیزیں ہی عطا کرنا اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچائے رکھنا۔''

حدیث:6

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ، أَفْضَلَ مِنْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اس دعا سے بہتر کوئی دوسری دعا نہیں کرسکتا جو کہ یہ ہے: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ'' ''اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے اس بات کا طلب گار ہوں کہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی نہ تیرا کچھ دینا ہو اور نہ تیرے بندوں کا کچھ دینا ہو۔''

---

1 صحيح البخارى، كتاب الدعوات، رقم:6389.

2 سنن ابن ماجه، باب الدعاء، رقم:3851، سلسلة الصحيحة، رقم:1138.

وہ چیزیں جن سے رسول اللہ ﷺ پناہ مانگا کرتے تھے

حدیث: 7

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مندرجہ ذیل چیزوں سے ہر وقت اللہ کی پناہ طلب کیا کرو، ''أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ .'' ''میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں سخت ترین مشکلات اور آزمائشوں سے دنیا اور آخرت میں بدبختی اور بدنصیبی کا منہ دیکھنے سے برے انجام سے اور ایسے برے حالات سے بھی کہ جن کی وجہ سے دشمنوں کو خوش ہونے کا موقع ملے۔''

حدیث: 8

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ، وَفُجَآئَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِیعِ سَخَطِكَ.)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل کلمات رسول اللہ ﷺ کی دعا کا حصہ ہوا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ، وَفُجَآئَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِیعِ سَخَطِكَ.''

''اے اللہ تعالیٰ میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ تیری نعمتیں مجھ سے

---

[1] صحیح البخاری، کتاب القدر، رقم:6616.

[2] صحیح مسلم، کتاب الرقاق، رقم:6943.

چھن جائیں اور یہ کہ تیری حفاظت و عافیت سے محروم کر دیا جاؤں اور یہ کہ اچانک تیری گرفت اور عذاب میں مبتلا کر دیا جاؤں اور ان تمام اسباب و اعمال سے بھی جو تیری ناراضگی کا باعث بنتے ہیں۔''

حدیث: 9

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: كَانَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ! آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ! اِنِّى اَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا.)) [1]

''اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ! آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ! اِنِّى اَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا'' ''اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ تو مجھ سے کسی کام کی قوت سلب کر لے اور میں اسے کرنے سے عاجز آ جاؤں اور اس بات سے بھی کہ میں تیری اطاعت اور فرمانبرداری میں ذرہ بھر بھی سستی اور کاہلی سے کام لوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ جہاں تیرے دین کے لیے ڈٹنے کا موقع آئے تو میں وہاں بزدلی دکھاؤں اور اس بات سے بھی

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 6906.

کہ میں تیری عطا کردہ چیزوں میں بخل سے کام لوں اور ایسے بڑھاپے سے بھی کہ جس میں دوسروں کا محتاج ہو کر رہ جاؤں اور میں قبر کے عذاب سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ کی نعمت عطا فرما اور اسے ہر طرح کی غلطیوں اور کوتاہیوں سے پاک کر دے، کیونکہ تجھ سے بہتر تزکیہ نفس کرنے والا اور کوئی نہیں ہے اس لیے کہ تو ہی میرے نفس کا مالک بھی ہے اور مددگار بھی ہے۔ اے اللہ! میں ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے فائدہ نہ دے سکے اور ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں تیری نافرمانی کا خوف اور تابعداری کے جذبات نہ ہوں اور ایسے لالچی نفس سے پناہ مانگتا ہوں جو دنیاوی دولت سے سیر ہونے کا نام ہی نہ لے اور ایسی بدعملی والی حالت سے پناہ مانگتا ہوں کہ جس حالت میں دعا کروں تو تو میری دعا کو شرف قبولیت ہی نہ بخشے۔“

حدیث:10

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ، وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ.)) [1]

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ کلمات کہا کرتے تھے: ”اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ، وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ“ ”اے اللہ! میں شدید قسم کی مالی تنگی اور بھوک و افلاس سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور ذلت و رسوائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس سے بھی میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں کسی دوسرے شخص پر ظلم کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر ظلم کرے۔“

[1] سنن ابی داؤد، باب الإستعاذة، رقم: 1544۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

حدیث: 11

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَقَوْلٍ لَا يُسْمَعُ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعائیہ کلمات کہا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَقَوْلٍ لَا يُسْمَعُ'' ''اے اللہ! میں ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو بے فائدہ ہو۔ اور ایسے ناکارہ اعمال سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو تجھ تک پہنچائے جانے کے قابل ہی نہ ہوں۔ اور ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں تیری نافرمانی کا خوف اور تابعداری کے جذبات ہی نہ ہوں اور ایسی دعا سے پناہ مانگتا ہوں جس کو تو شرف قبولیت ہی نہ بخشے۔''

حدیث: 12

((وَعَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي تعوُّذًا أَتعوَّذُ بِهِ، فَأَخَذَ بِكَتِفِي فقَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي.)) [2]

''اور حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور ان سے یہ کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ مجھے کچھ ایسی نقصان دہ چیزوں

---

[1] صحیح ابن حبان، رقم: 83۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن الترمذی، رقم: 3738، سنن نسائی، کتاب الإستعاذة، رقم: 5444۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کے بارہ میں بتلایئے جن سے میں اللہ سے پناہ مانگتا رہوں تو اللہ کے رسول ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کے مجھے یہ فرمایا کہ مندرجہ ذیل چیزوں کی شر سے پناہ مانگا کرو۔ ''اَللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِی وَمِنْ شَرِّ بَصَرِی وَمِنْ شَرِّ لِسَانِی وَمِنْ شَرِّ قَلْبِی وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّی'' ''اے اللہ تعالیٰ! میں کسی بھی طرح کی بری اور ناجائز باتیں سنوں اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور کسی بھی طرح کی بری اور ناجائز چیزیں دیکھوں اس سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اور کسی بھی طرح کی بری اور ناجائز بات میری زبان سے نکلے میں اس سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں اور کسی بھی طرح کی بری اور ناجائز سوچ فکر میرے دل میں پیدا ہو میں اس سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں اور کسی بھی طرح کے برے اور ناجائز جنسی معاملات اور تعلقات میں ملوث ہو جاؤں میں اس سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

حدیث: 13

((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ، وَالْجُذَامِ، وَالْبَرَصِ، وَسَیِّءِ الْأَسْقَامِ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ یہ دعا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ، وَالْجُذَامِ، وَالْبَرَصِ، وَسَیِّءِ الْأَسْقَامِ'' ''اے اللہ! جنون، جذام، برص اور اس طرح کی دوسری تمام بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔''

حدیث: 14

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

[1] سنن النسائی، کتاب الإستعاذة، رقم: 5493، المشکاة، رقم: 2470۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھا کرتے: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ'' ''اے اللہ! تعالیٰ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اور مسیح دجال کی شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

غم اور پریشانی کی حالت کی دعائیں

حدیث: 15

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَمَعَ أَهْلَ بَيْتِهِ فَقَالَ: إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ غَمٌّ أَوْ كَرْبٌ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.)) [2]

''اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام گھر والوں کو اکٹھا کیا اور ان سے یہ فرمایا کہ جب بھی تم میں سے کسی کو کسی بھی طرح کا غم یا تکلیف پہنچے تو وہ اس غم یا تکلیف کے ازالہ کے لیے بار بار یہ کہے: ''اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا'' ''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، اے اللہ تو ہی میرا رب ہے اور میں اپنے دکھ درد کے ازالہ میں تیرے ساتھ کسی کو

[1] سنن النسائی، کتاب الإستعاذة، رقم: 5506۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
[2] صحیح ابن حبان، رقم: 864۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بھی شریک کرنے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوں۔''

حدیث: 16

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ يَقُولُ: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ**.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی تکلیف پہنچتی تو وہ تکلیف کے ازالہ کے لیے یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''**لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ**.'' ''اے اللہ! تجھے تیری اس حیثیت کا واسطہ کہ عبادت، اطاعت اور مشکل کشائی کے لائق تیرے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ اے اللہ! تجھے تیری اس صفت کا واسطہ کہ تیری ذات بہت عظیم ہے۔ اے اللہ! تجھے تیری اس صفت کا واسطہ کہ تو بہت حلیم اور بردبار ہے۔ اے اللہ! تجھے پھر تیری اس حیثیت کا واسطہ دے رہا ہوں کہ عبادت، اطاعت اور مشکل کشائی کے لائق تیرے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ اے اللہ! تجھے تیری اس حیثیت کا واسطہ کہ زمینوں اور آسمانوں کا رب بھی تو ہی ہے۔ اے اللہ! تجھے تیری اس حیثیت کا بھی واسطہ کہ عرش عظیم کا رب بھی تو ہی ہے، میری تکلیف دور فرما دے۔''

حدیث: 17

((وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: **اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُبِكَ**

---

[1] صحيح البخاری، كتاب الدعوات، رقم:6345.

مِنْ شُرُوْرِهِمْ.)) [1]

''اور حضرت ابوبردہ اپنے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے شر کا اندیشہ ہوتا تو وہ یہ دعا پڑھتے: ''اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ'' ''اے اللہ! ہم ان سے مقابلے کے لیے تجھے اپنا مددگار بناتے ہیں اور ان کے ہر شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔''

حدیث :18

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا كَرَبَنِی أَمْرٌ اِلَّا تَمَثَّلَ لِیْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْ: تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيْكٌ فِیْ الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ، وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا.)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے جب بھی کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا تو جبریل علیہ السلام فوراً میرے پاس آئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھیے: ''تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيْكٌ فِیْ الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ، وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا'' ''میرا بھروسہ، اعتماد اور توکل صرف اس ذات پر ہے جو ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے جسے کبھی موت نہیں آئے گی اور میری ہر تعریف صرف اس ذات کے لیے ہے جو اولاد کی محتاجیوں سے بے نیاز

---

[1] سنن ابی داؤد، باب ما يقول الرجل إذا خاف قومًا، رقم: 1537۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مستدرك الحاكم، رقم: 1919۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ہے اور نہ ہی اس کی لامحدود بادشاہی میں اس کا کوئی شراکت دار ہے اور نہ ہی وہ اتنا کمزور ہے کہ اسے کسی کی مدد کی ضرورت ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی پوری کائنات پہ ہر لحاظ سے عظمت بڑائی اور کبریائی بیان کرنے کی کوشش کرو۔''

حدیث: 19

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَصَابَتْ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي، فَآجِرْنِي فِيهَا، وَأَبْدِلْ لِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا.)) [1]

''اور ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي، فَآجِرْنِي فِيهَا، وَأَبْدِلْ لِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا.'' ''جب تم میں سے کسی پہ بھی کوئی مصیبت آئے، تو وہ یہ کلمات پڑھے: اے اللہ! نقصان زدہ چیز تو کیا خود ہم بھی تیری ہی ملکیت ہیں اور ہم نے بھی ایک دن تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ! میں اس مصیبت کو تیری راہ میں شمار کرتے ہوئے تیری رضا پہ صابر و شاکر ہوں لہٰذا تو مجھے اس پر اجر و ثواب بھی عطا فرما۔ اور مجھے اس کا بہتر بدل اور معاوضہ بھی عطا فرما۔''

سوتے اور جاگتے وقت کی دعا

حدیث: 20

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا

---

[1] سنن ابی داود، کتاب الجنائز، رقم: 3119۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

وَإِذَا قَامَ: قَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.)) ❶

''اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر یہ فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا'' ''اے اللہ! میں تیرے نام پہ سو رہا ہوں اور تیرے نام پہ اٹھوں گا۔'' اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: ''اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.'' ''میں اپنے اللہ کا بے حد شکرگزار ہوں جس نے مجھے موت (نیند) کے بعد زندگی (بیداری) عطا فرمائی اور بالآخر اسی کی طرف لوٹنا ہے۔''

کھانے اور پینے کے اذکار و دعوات

حدیث: 21

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى، فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ.)) ❷

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو ''بسم اللّٰه'' پڑھ کے کھائے اگر وہ شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو پھر جب بھی یاد آئے تو یہ کہے: ''بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ.'' ''شروع میں بھی بسم اللہ اور آخر میں بھی بسم اللہ۔''

---

❶ صحيح البخاری، كتاب الدعوات، رقم: 6314.

❷ سنن ابی داود، كتاب الأطعمة، رقم: 3767۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حدیث:22

((وَعَنْ أَبِی أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: **اَلْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.**))[1]

''اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات پڑھا کرتے: ''**اَلْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.**'' ''اے اللہ! ہر طرح کی نعمت نوازی کا اعتراف اور اس پہ شکر گزاری کا استحقاق صرف تیری ذات اقدس کے لیے ہی خاص کرتا ہوں اور بے حد و حساب کرتا ہوں۔ ایسا اعتراف جو ریاکاری اور نفاق سے پاک ہو۔ اور ہر طرح کی خیر و برکت سے بھرپور ہو یہ کھانا جو میں نے کھایا ہے یہ اس وقت کے لیے تو کافی تھا لیکن ہمیشہ کے لیے کافی نہیں ہے، لہٰذا مجھے آئندہ بھی جب ضرورت پیش آئے تو عطا فرما دینا کہ میں تیرا سدا محتاج ہوں۔ اور نہ ہی یہ کھانا میری زندگی کا آخری کھانا ہو اور نہ ہی یہ ایسا کھانا ہو کہ جس کے بعد میں تیرا ضرورت مند نہ رہوں۔''

لباس پہنتے وقت یہ دعا پڑھیں

حدیث:23

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: **اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ**

[1] صحیح البخاری، کتاب الأطعمة، رقم:5458.

غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.)) [1]

''اور حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی نئے کپڑے پہنتے وقت یہ کہے: ''اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ.'' ''میں اپنے اللہ تعالیٰ کا بے حد ممنون اور مشکور ہوں کہ جس نے یہ لباس مجھے پہنچایا اور یہ دیا بھی اسی نے ہی تھا اس لباس کا ملنا اور پہننا میری محنت کوشش اور طاقت کا مرہون منت ہرگز نہیں ہے۔''

تو اس بندے کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں

حدیث: 24

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ قَالَ ـ يَعْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ ـ: بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، يُقَالُ لَهُ كُفِيتَ وَوُقِيتَ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ.)) [2]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ'' ''جس نے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھی: اے اللہ! میں تیرا نام لے کر اور اپنے سارے معاملات میں تجھ پہ ہی توکل اور بھروسہ کر کے گھر سے نکل رہا ہوں اور اس عقیدے کے ساتھ کہ تیری توفیق کے بغیر نہ ہی کوئی نیکی یا خیر حاصل کر سکتا ہوں

---

1. سنن ابی داود، کتاب اللباس، رقم: 4023۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
2. سنن الترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3426۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اور نہ ہی کسی شر اور برائی سے بچ سکتا ہوں۔“

تو اللہ کی جانب سے اس کو یہ کہا جاتا ہے: تجھے اللہ کی کفایت بھی نصیب ہوگئی اور تو ہر شر سے محفوظ بھی کر دیا گیا۔ اور پھر اس سے شیطان بھی الگ ہو جاتا ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں

حدیث: 25

((وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ "فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ" ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.)) [1]

”اور حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ سب سے پہلے نبی ﷺ پہ درود وسلام کہے پھر کہے: ”اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ ”اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔“ اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یہ کہے: ”اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.“ ”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل و کرم کا سوالی ہوں۔“

بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں

حدیث: 26

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ

[1] سنن ابی داود، کتاب الصلوٰۃ، رقم: 465۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

قَالَ حِينَ يَدْخُلُ السُّوقَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.)) [1]

’’اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بازار میں داخل ہوتے وقت یہ کلمات کہے: ’’لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ‘‘ ’’میں اس بات کا مکمل یقین سے اقرار اور اعتراف کرتا ہوں کہ عبادت، اطاعت اور حاجت روائی کے لائق صرف اور صرف ایک اللہ ہی ہے، اور اس کائنات کو بنانے اور پھر اس کا مکمل نظام چلانے میں بھی اس کے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں۔ اس کائنات کی ہر چیز کا مالک صرف اور صرف وہی ہے۔ اور ہر طرح کی نعمتیں عطاء کرنے والا اور اس پہ حمد وثناء اور تعریفات کے لائق بھی صرف وہی ہے۔ اور وہی ہر چیز کو پیدا بھی کرتا ہے اور وہی اس کو مارتا بھی ہے۔ اور وہ خود ہمیشہ زندہ رہنے والی ذات ہے جسے کبھی موت نہیں آ سکتی۔ اور میں اس بات کا بھی اعتراف کرتا ہوں کہ ہر قسم کی خیر و برکت اور بھلائی صرف اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، کوئی چیز اس کے قبضہ قدرت اور ملکیت و کنٹرول سے باہر نہیں ہے۔‘‘ تو اس کے بدلے میں اللہ رب العزت اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں درج فرما دیتے ہیں۔ اور اس کے دس لاکھ گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ اور جنت میں اس کے لیے ایک خوبصورت گھر بھی بنا دیتے ہیں۔‘‘

[1] سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، رقم: 2235۔ محدث البانی نے اسے ’’حسن‘‘ کہا ہے۔

ادائیگی قرض کے لیے یہ دعا پڑھیں

حدیث:27

((وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ عَنْ مُكَاتَبَتِي فَأَعِنِّي قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.)) [1]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مکاتب غلام آیا اور اس نے کہا: جو رقم میرے اور میرے مالک کے درمیان مجھے آزاد کرنے کے لیے طے ہوئی ہے وہ مجھ سے پوری نہیں ہو رہی۔ لہٰذا آپ میری کچھ مالی مدد کر دیجیے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھلائے تھے، اور وہ ایسے کلمات ہیں جن کے پڑھنے سے اگر تجھ پہ صبیر پہاڑ جتنا بھی قرض ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کرنے کی طاقت عطا فرما دیں گے؟ پھر علی رضی اللہ عنہ نے اس غلام سے کہا کہ یہ دعا پڑھا کرو: ''اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.'' ''اے اللہ! مجھے حلال مال اتنا عطا فرما دے کہ مجھے حرام کے بارے میں سوچنے کی بھی ضرورت نہ پڑے۔ اور تو مجھ پہ اپنا اتنا فضل و کرم کر دے کہ میں تیرے علاوہ ہر کسی سے بے نیاز ہو جاؤں۔''

---

[1] سنن الترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3563۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

سفر اور سواری پر بیٹھنے کے لیے یہ دعا پڑھیں

حدیث: 28

((وَعَنِ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ. اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِی سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِی الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْأَهْلِ.)) [1]

’’اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پہ نکلتے تو سواری پہ بیٹھ کر پہلے تین مرتبہ ’’اللّٰہ اکبر‘‘ کہتے پھر یہ دعا پڑھتے:

’’سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِی سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِی الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْأَهْلِ.‘‘

’’جس مالک نے میرے لیے یہ سواری مسخر اور مطیع کر دی ہے وہ ہر طرح کے عیوب و نقائص اور کمزوریوں سے پاک ہے اور اگر وہ اسے مسخر نہ کرتا تو میں اس کے قریب بھی نہ جا سکتا اور ہم تمام کے تمام اپنے اسی رب کی طرف لوٹ کے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم:1342.

جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اس سفر میں تجھ سے ہر طرح کی نیکی اور تقویٰ کی توفیق کے طلب گار ہیں۔ اور ایسے اعمال کرنے کی توفیق کے طلبگار ہیں جو عمل تجھے اچھے لگتے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ ہمارے اس سفر کو ہمارے لیے آسان بنا دے۔ اور اس کی دوریوں کو اس طرح سمیٹ دے کہ وہ محسوس نہ ہوں۔ اے اللہ! اس سفر میں تو ہی ہمارا ساتھی ہے۔ اور ہمارے اہل وعیال کا تو ہی نگہبان ہے۔ اے اللہ تعالیٰ ہم سفر کی مصیبتوں اور مشقتوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں اور سفر میں کسی دردناک صورت حال سے دو چار ہو جائیں اس سے بھی تیری پناہ میں آتے ہیں۔ یا پھر گھر واپس پہنچنے پہ اپنے مال اور اہل میں کچھ تکلیف دہ حالات دیکھنے یا سننے کو ملیں اس سے بھی تیری پناہ میں آتے ہیں۔''

کسی کو الوداع کہیں تو یہ دعا پڑھیں

حدیث: 29

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوَدِّعُنَا فَيَقُولُ: اسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کوئی شخص سفر پہ جا رہا ہوتا تو اسے ان الفاظ سے الوداع کہتے: "اسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ." ''میں تجھے بمع تیرے دین، امانت اور انجام اعمال اللہ کی سپرد کرتا ہوں۔''

[1] سنن الترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3443۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

سفر میں کسی جگہ قیام کریں تو یہ دعا پڑھیں

حدیث: 30

((وَعَنْ خَوْلَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: "اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ.)) [1]

"اور حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کوئی شخص کسی جگہ پہ قیام کرے اور یہ کہہ دے: "اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" "اے اللہ! تجھے تیری اس صفت کا واسطہ کہ تیرے فیصلے بہت اٹل ہیں، مجھے اپنی مخلوق کی شر سے محفوظ فرما۔" تو وہ شخص جب تک وہاں رہے گا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

گھر واپس لوٹیں تو یہ دعا پڑھیں

حدیث: 31

((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.)) [2]

"اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس مدینہ پہنچے تو یہ کلمات کہے: "آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ."

"ہم اپنے گھر اس حالت میں واپس لوٹ رہے ہیں کہ اپنی غلطیوں سے تائب بھی

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم:2708.

[2] صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، رقم:3085.

ہیں، اپنے اللہ کے عابد بھی ہیں اور اس کی حمد وثناء بیان کرنے والے بھی ہیں۔"

عیادت کے وقت مریض کے لیے یہ دعائیں پڑھیں

حدیث: 32

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ لَهُ: لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.)) [1]

"اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت فرماتے تو اسے یہ کہتے: "لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى." "کوئی بات نہیں، پریشان نہ ہوں، ان شاء اللہ تعالیٰ اس بیماری کو گناہوں کی بخشش کا بہانہ بنا دیں گے۔"

جسم میں کہیں درد ہو تو یہ دعا پڑھیں

حدیث: 33

((وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ شَكَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: "بِاسْمِ اللّٰهِ" ثَلَاثًا، وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ.)) [2]

"اور عثمان بن ابو العاص ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے جسم میں ایک درد تھی

---

[1] صحيح البخاری، كتاب المرض، رقم: 5656.

[2] صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: 2202.

جس کا میں نے سول اللہ ﷺ کے سامنے تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس جگہ پہ درد ہوتی ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھ کہ تین مرتبہ "بسم اللّٰہ" کہو پھر سات مرتبہ یہ کہو: "اَعُوذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ." "میں اپنے طاقتور اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس درد سے جسے میں اپنے جسم میں محسوس کر رہا ہوں۔"

کسی کو بیماری یا مصیبت میں دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں

حدیث: 34

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِی مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِی عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا" لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ . [1]

"اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے اللہ نے کسی بیماری یا مصیبت میں مبتلا کیا ہوا ہو اور اسے دیکھ کر یہ کلمات کہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِی مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِی عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا" "میں اپنے اللہ کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے مجھے اس مصیبت سے بچا رکھا ہے جس میں تم مبتلا ہو۔ بلکہ اس نے تو مجھے اپنی مخلوق میں سے بہت سارے لوگوں سے بہتر حالت میں رکھا ہوا ہے۔" تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو کبھی بھی اس آزمائش یا بیماری میں مبتلا نہیں کرتے۔"

[1] سنن الترمذی، رقم: 3432۔ محدث البانی نے اسے "حسن" کہا ہے۔

زندگی سے بیزار ہو چکے ہوں تو یہ دعا پڑھیں

حدیث: 35

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص بھی تم میں سے دنیاوی مشکلات سے تنگ آ کر موت کی تمنا نہ کرے اور اگر مشکلات کی سختی کی وجہ سے نوبت یہاں تک پہنچ ہی جائے تو پھر اس طرح کہے: ''اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.'' ''اے اللہ! جب تک زندہ رہنا ہی میرے حق میں بہتر ہے تو اس وقت تک مجھے زندہ ہی رکھ اور جب مرنا ہی میرے لیے بہتر ہو جائے تو پھر مجھے موت دے دینا۔''

خوشگوار اور پسندیدہ حالات سے دو چار ہوں تو یہ دعا پڑھیں

حدیث: 36

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ.)) [2]

---

[1] صحيح البخاری، كتاب الدعوات، رقم: 6351.

[2] سنن ابن ماجه، باب فضل الى مدين، رقم: 3803، سلسلة الصحيحة، رقم: 265.

”اورحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی ایسی چیز دیکھتے جو انہیں اچھی لگتی یا وہ اچھے حالات میں ہوتے تو فرماتے: ”اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ.“ ”میں حمد وثناء اور شکریے کے سارے کلمات اس اللہ کے لیے مختص کرتا ہوں جس کی مہربانی سے ہی تمام اچھے کام پورے ہوتے ہیں۔“

ناپسندیدہ حالات سے دو چار ہوں تو یہ دعا پڑھیں

حدیث :37

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.)) [1]

”اورحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ناپسندیدہ اور مشکل حالات سے دو چار ہوتے تو یہ کہتے: ”اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.“
”اے اللہ! حالات جیسے بھی ہوں تیرا ہی احسان مند ہوں، تیرا ہی شکر گزار ہوں۔“

آندھی یا طوفان اٹھتا دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں

حدیث :38

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا رَأَى الرِّيحَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا، وَخَيْرِ مَا فِيهَا، وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ.)) [2]

---

1. سنن ابن ماجه، باب فضل الى مدين، رقم:3803، سلسلة الصحيحة، رقم: 265.
2. سنن الترمذی، ابواب الدعوات، رقم:3449، سلسلة الصحيحة، رقم: 2757.

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب بھی آندھی یا تیز ہوائیں چلتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا، وَخَيْرِ مَا فِيهَا، وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ.'' ''اے اللہ! یہ ہوائیں جس جس خیر کے ساتھ بھیجی گئی ہیں وہ ساری کی ساری مجھے عطا فرما دے۔ اور اگر ان کے اندر کوئی شر اور نقصان موجود ہے تو مجھے اس سے محفوظ فرما۔''

نیا چاند دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں

حدیث: 39

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: أَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: ''أَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ.'' ''اے اللہ! اس نئے مہینے کے نئے چاند کی آمد کو ہمارے لیے امن اور ایمان کا باعث بنا دے، سلامتی اور اسلام کا باعث بنا دے اور ہر وہ کام جو تجھے پسند ہے اور جس کے کرنے سے تو راضی ہوتا ہے اس کے کرنے کی توفیق کا باعث بنا دے۔ اے چاند ہمارا رب بھی اور تیرا رب بھی اللہ ہی ہے۔''

---

[1] صحیح ابن حبان، رقم: 888۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

استخارہ کے لیے یہ دعا پڑھیں

حدیث :40

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ـ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ ـ فَاقْدُرْهُ لِي، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ـ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ ـ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ .)) [1]

’’اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر معاملہ میں استخارہ کی تعلیم اسی اہتمام کے ساتھ دیا کرتے تھے جس اہتمام کے ساتھ وہ ہمیں قرآن مجید کی سورتوں کی تعلیم دیا کرتے۔ فرماتے: جب بھی تم میں سے کوئی کسی اہم کام کا ارادہ کرے تو پہلے دو رکعت نفل پڑھ لے اس کے بعد اپنے اللہ سے یہ کہے: ’’اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ـ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ ـ فَاقْدُرْهُ لِي، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ـ

[1] صحيح البخاری، كتاب الدعوات، رقم:6382.

أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ. فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ" ''اے اللہ تعالیٰ! میں تیرے علم کے ذریعے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہوگا یا نہیں اور پھر تیری ہی قدرت کے سہارے اس کام کو کرنے کا ارادہ بھی رکھتا ہوں۔ اور میں تجھ سے تیرے فضل و کرم کا طلب گار بھی ہوں، جبکہ تیرے فضل کی کوئی حد اور انتہاء نہیں ہے۔ اللہ! تو سب کچھ کر سکتا ہے اور میں تیری مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتا ہوں۔ اللہ! تو سب کچھ جانتا ہے اور میں تیرے بتلائے بغیر کچھ بھی نہیں جان سکتا ہوں۔ اللہ! تو تہہ در تہہ چھپی ہوئی چیزوں کو بھی بہت خوب جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق میرا یہ کام میرے لیے بہتر ہے۔ میرے دین اور دنیا اور انجام کے لحاظ سے اب بھی اور بعد میں بھی تو اس کام کو میرا نصیب و قسمت بنا دے۔ اور اگر یہ کام تیرے علم کے مطابق میرے لیے دین دنیا اور انجام کے لحاظ سے اب بھی اور بعد میں بھی نقصان دہ ہے۔ تو مجھے اس کام سے دور کر لے، اور اس کام کو مجھ سے دور کر دے۔ اور پھر میری بھلائی جس کام میں بھی ہے اسے میرا نصیب و قسمت بنا دے۔ اور پھر میرے دل کو اس کام پہ پوری طرح مطمئن اور راضی کر دے۔''

کفارہ مجلس کے لیے یہ دعا پڑھیں

حدیث: 41

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ، فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ.)) [1]

[1] سنن الترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3433۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

’’اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی بھی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں اس سے کافی ساری لغویات سرزد ہوگئیں تو اس نے اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ کہا: اے میرے اللہ تعالیٰ! میرا اس بات پہ راسخ ایمان ہے کہ: ’’سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ.‘‘ ’’تیری ذات ہر عیب، نقص اور کمزوری سے پاک ہے۔ اے اللہ تعالیٰ! میں اس بات کا بھی تہ دل سے معترف ہوں کہ: ہر طرح کی حمد وثناء اور تعریفات کے لائق صرف تو ہی ہے کوئی اور نہیں۔ اور میں صدق دل سے یہ گواہی دیتا ہوں کہ عبادت اطاعت اور حاجت روائی کے لائق تیرے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی مانگ رہا ہوں مجھے معاف فرما دے۔ اور میں توبہ کرتا ہوں میری توبہ قبول فرما لے۔‘‘ تو اللہ تعالیٰ اس کے اس مجلس میں سرزد ہونے والے تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔‘‘

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

١ـ قرآن حكيم.

٢ـ الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح البارى، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

٣ـ الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، ١٣٩٨هـ.

٤ـ السـنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت ٢٧٥هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

٥ـ السـنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

٦ـ المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، ١٣٩٨هـ.

٧ـ السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت ٣٠٣هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

٨ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

٩ـ صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

١٠ـ صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

١١ـ مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، ١٤٠٢هـ.

١١ـ مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.